مدیر کے نام

رضوان احمد فلاحی ' برطانیہ

والد گرامی [صدر الدین اصلاحی] رحمۃ اللہ علیہ پر ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب کی تاثراتی تحریر (دسمبر ۹۸) پر ادارے کی جانب سے تعارفی نوٹ میں بعض معلومات سہواً غلط درج ہو گئی ہیں۔ ریکارڈ درست کرنے کی خاطر عرض ہے۔

۱۔ آبائی گاؤں قصبہ پھول پور نہیں' بلکہ سیدھا سلطان پور ہے۔ البتہ گذشتہ کئی سالوں سے رہائش پھول پور میں رہی جو سیدھا سلطان پور سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور بڑا قصبہ ہے۔ مولانا حمید الدین فراہیؒ کے شاگرد مولانا اختر احسن اصلاحیؒ' مدرسۃ الاصلاح کے بانی مولانا شفیع' ان کے صاحبزادے اور اردو ادب کی مشہور شخصیت ڈاکٹر خلیل الرحمن اعظمی کا تعلق بھی سیدھا سلطان پور سے رہا ہے۔ والد مرحوم کا انتقال قصبہ پھول پور ہی میں ہوا۔

۲۔ ترجمان القرآن کے اولین دور میں ان کا مقالہ "نکاح کے اسلامی قوانین" کے نام سے نہیں بلکہ "نکاح کتابیہ" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ یہ ان کی اولین تحریری کاوش تھی جو ترجمان القرآن' جلد ۱۰' مارچ ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد اسی جلد کے جولائی تا ستمبر ۱۹۳۷ء کے تین شماروں میں ان کی اولین تحریکی تحریر "مسلمان اور امامت کبریٰ" شائع ہوئی۔ یہ دونوں تحریریں اس وقت کی ہیں جب وہ مدرسۃ الاصلاح میں زیر تعلیم تھے۔ ثانی الذکر تحریر ان کے انتقال سے قبل کتابی شکل میں شائع ہو چکی تھی' لیکن اسے دیکھنے سے قبل ہی وہ اپنے رب کے پاس چلے گئے۔ اس طرح ان کی زندگی کی اولین تحریکی تحریر' آخری تحریر بن گئی۔ جہاں تک "نکاح کے اسلامی قوانین" کا تعلق ہے تو وہ ان کی ایک مستقل تصنیف ہے جو پہلی بار ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی تھی۔

۳۔ مرحوم نے متعدد مواقع پر قائم مقام امیر جماعت اسلامی ہند کے فرائض انجام دیے ہیں' لیکن آپ قیم جماعت کبھی نہیں رہے۔

زاہد رشید ' کراچی

سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "المرتضیٰ" پر تبصرہ (دسمبر ۹۸) کرتے ہوئے فاضل تبصرہ نگار نے لکھا: "....اگرچہ یہ غیر مکمل بلکہ ناقص ہیں۔ ان شخصیات میں بعض اہم ناموں کا تذکرہ نہیں ہوا حتیٰ کہ عالم اسلام کی سب سے بڑی اسلامی تحریک جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا نام بھی غائب ہے"۔ فاضل تبصرہ نگار کے ان جملوں سے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ انھیں ناقص در حقیقت اس وجہ سے سمجھ رہے ہیں کہ اس میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا نام نہیں۔ میرے خیال میں کسی بھی تبصرہ نگار کو اس قسم کی جانب داری زیب نہیں دیتی۔

عثمان عباسی ' لاہور

"آیئے حالات درست کریں" (جنوری ۹۹) میں لکھا گیا ہے: "مسلمانوں کے معاشرے میں تو خودکشی کرنے والوں کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھی جاتی (ص ۶)۔ عملاً ایسا نہیں ہے اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔ جس طرح زانیوں اور بدکاروں کی نماز جنازہ میں' معاشرے کے ارباب فضل کی شرکت کو پسند نہیں کیا گیا ہے' اسی طرح اس کی بھی صورت ہے۔ مقروض کی نماز جنازہ رسولؐ اللہ خود نہ پڑھاتے تھے۔ خودکشی کو اخلاقی زوال کا ثبوت قرار دینا بھی محل نظر ہے۔ اس کی اصل وجہ شدید معاشی